69814-قالین وغیرہ کی فہرست اورایک سال تک بغیر مشکل پیدا کیے اکٹھے رہنے کی شرط

سوال

بیوی کوقالین اور بستر وغیرہ کی فہرست لکھی گئی اور شرط یہ رکھی گئی کہ اگر وہ ایک برس تک بغیر کسی مشکل پیدا کیے اس کے ساتھ رہے گی تو یہ اسے دیے جائینگے، لیکن پہلے مہینہ سے ہی بیوی نے اس شرط پر عمل نہ کیا اور ہر بار وہی عورت ہی غلط ہوگی، تو یہ فہرست بطور امانت رکھنے والا شخص کیا موقف اختیار کرے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

یہ فہرست دو حالتوں سے خالی نہیں :

پہلی حالت :

یا تو یہ مہر کے ساتھ ملحق ہے، جیسا کہ بعض علاقوں میں ہوتا ہے، تو اس طرح سونا یا نقدی وغیرہ جو کچھ بیوی کو دیا جاتا ہے وہ سب مہر ہوگا، اور جو سامان کی فہرست لکھی جاتی ہے وہ اس مبلغ اور رقم میں موخر طور پر اضافہ ہوگی، لہذا اگر معاملہ ایسا ہی ہے اور یہ فہرست مہر کے ساتھ ملحق تھی تو یہ مہر میں اضافہ ہے جو ایک شرط کے ساتھ معلق ہے، وہ یہ کہ اگر بیوی ایک برس تک خاوند کے ساتھ بغیر کسی مشکل کے رہے گی تو یہ ادا کی جائیگی، اور مہر کو کسی شرط پر معلق رکھ کر زیادہ کرنے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، کچھ تو اسے جائز قرار دیتے ہیں اور کچھ اس کو ممنوع کہتے ہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس شرط کے جواز کو اختیار کیا ہے جب کہ اس کی غرض اور مقصد صحیح ہو، اور بلاشک وشبہ بیوی کا اپنے خاوند کے ساتھ حسن معاشرت سے رہنا ایک صحیح مقصد اور اچھی غرض ہے، تو اس بنا پر یہ شرط صحیح ہوگی اور اگر وہ اس شرط پر پوری نہیں اترتی تھی تو آپ کے لیے اسے سامان کی فہرست میں لکھا گیا سامان دینا لازم نہیں.

دیکھیں : الشرح الممتع (12/268-270).

دوسری حالت :

یہ فہرست مہر کے ساتھ ملحق نہ ہو، بلکہ یہ خاوند کی جانب سے ہبہ اور انعام ہو جو اس نے ایک برس کے دوران بیوی کا کوئی مشکل اور اختلاف پیدا نہ کرنے کے ساتھ مشروط ہو.

اور کسی شرط کے ساتھ معلق ہبہ صحیح ہے، اور یہ اس وقت ہی لازم ہوگا جب شرط پوری ہو، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی اختیار کیا ہے.

دیکھیں : الانصاف (7/133).

حاصل یہ ہوا کہ : بیوی اس سامان کی مستحق نہیں کیونکہ اس نے شرط پر عمل نہیں کیا، چاہے سامان کی وہ فہرست مہر کے ساتھ ملحق تھی یا پھر خاوند کی جانب سے ہبہ تھا.

لیکن.... جب تنازع پیدا ہو جائے اور بیوی یہ دعوی کرے کہ اس نے شرط پوری کی ہے، اور اس میں کمی و کوتاہی تو خاوند کی جانب سے تھی، تو یہاں معاملہ کو شرعی عدالت میں پیش کرنا ضروری ہے، یا پھر کسی ایسے شخص کے سامنے رکھا جائے جو ان دونوں کے مابین فیصلہ کرے اور تنازع کو ختم کرائے.

واللہ اعلم.